چلم جوش

پاکستان کی حسین ترین وادی کیلاش میں صدیوں سے آباد کیلاش قبیلے کا سالانہ تہوار ''چلم جوش'' شروع ہو چکا ہے۔ یہ تہوار ہر سال موسم بہار کی آمد پر 14 مئی سے 16 مئی تک منایا جاتا ہے۔ یہ پاکستان کے سب سے رنگارنگ اور مشہور تہوار کی حیثیت سے سب سے زیادہ شہرت کا حامل ہے یہی وجہ ہے کہ اس تہوار کو دیکھنے ہر سال ہزاروں سیاح وادی کیلاش کا رخ کرتے ہیں۔ یہی وہ تہوار ہے جو وادی کیلاش کی روز مرہ زندگی اور وہاں کے انوکھے رہن سہن کو دنیا بھر میں شہرت بخشنے کا بڑا سبب ہے۔

پاکستان کے برفیلے علاقے چترال کے قریب واقع کیلاش کا علاقہ تین وادیوں ''رمبور''، ''بریر'' اور ''بمبوریت'' پر مشتمل ہے۔ دراصل یہ پاکستان کا انتہائی شمال مغربی حصہ ہے۔ موسم بہار کے آتے ہی تینوں وادیوں میں چلم جوش کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں لیکن تہوار کے خاص تین دن تمام مرد و خواتین وادی بمبوریت میں جمع ہو جاتے ہیں۔ مقامی لوگ اسے ''چلم جوشٹ'' بھی کہتے ہیں۔

کیلاش کی ثقافت میں خواتین کو منفرد مقام حاصل ہے۔ گھر کے تمام فیصلے خواتین کرتی ہیں۔ گھر بار، مویشیوں کی دیکھ بھال، کاشتکاری، ہر قسم کا حساب کتاب، سب خواتین کی ہی ذمہ داری ہوتی ہے۔۔ یہاں کی خواتین وادی کی مخصوص ثقافت اور تہذیب کی پہچان ہیں۔ خواتین کا کالا لباس، سر پر مخصوص دم دار ٹوپی اور گلے میں موتیوں کے ہار انہیں پوری دنیا سے الگ پہچان دیتے ہیں۔

یہاں کے سادہ لوح افراد آج بھی صدیوں پرانی روایات کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہوں نے پرانی روایات کو مذہب کی طرح اپنایا ہوا ہے۔ اسی سبب سیاحوں کے لئے ان کی شادیاں، اموات، مہمان نوازی، میل جول، محبت مذہبی رسومات اور سالانہ تقاریب وغیرہ انتہائی دلچسپی کا باعث ہیں۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جو سیاحوں کو چترال اور خاص کر وادی کیلاش کی سیر کی دعوت دیتی ہیں۔

چلم جوش جشن بہاراں کی تقریب ہے۔ مقامی افراد اس تہوار کیلئے کافی پہلے سے اور بہت سی تیاریاں کر کے رکھتے ہیں۔ مئی کا مہینہ شروع ہوتے ہوتے یہاں ہر طرف سبزہ اگ آتا ہے اور چار سو خوشبوں کا ڈیرہ پڑ جاتا ہے۔ ندیوں اور دریاؤں میں پگھلتی ہوئی برف کا شفاف پانی موج زن ہوتا ہے جبکہ پہاڑوں پر سبز جنگلات کے بیچوں بیچ برفانی شیشوں سے روشنی منعکس ہوتی ہے۔ یہ منظر علاقے کو نہایت دلکش اور قابل دید بنا دیتا ہے۔

چلم جوش کو وادی میں مذہبی تقریب کا درجہ حاصل ہے۔ اس دن خاص اہتمام کے ساتھ کھانے تیار کئے جاتے ہیں۔ تہوار کے پہلے روز آپس میں بکری کا دودھ بانٹا جاتا ہے۔ علاقے کے بزرگ لوگ ہی یہ دودھ اکٹھا کر سکتے ہیں۔ پھر اس دودھ کو مقررہ مقام پر لایا جاتا ہے۔ عام افراد دودھ کے حصول کیلئے قطاروں میں لگ کر اس کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ دودھ ایک تبرک سمجھا جاتا ہے لہذا ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ کم از کم ایک گھونٹ دودھ اسے ضرور ملے۔

سب سے پہلے نومولود بچوں کو دودھ پلایا جاتا ہے۔ پھر دوسرے بچوں کی باری آتی ہے۔ اس کے بعد نوجوانوں، جوانوں اور بڑوں کو تھوڑا تھوڑا دودھ پینے کے لئے دیا جاتا ہے۔ تمام افراد کو دودھ پہنچا کر اس تقریب کا باقاعدہ افتتاح ہوتا ہے۔ اس کے بعد قبیلے کے بزرگ کھلے

آسمان تلے روٹی پکاتے ہیں جسے تمام افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔اس روٹی میں ہر قسم کے آٹے کے علاوہ علاقے میں پائے جانے والے تمام میوہ جات بھی ڈالے جاتے ہیں جو یہاں کی ایک سوغات بھی ہے۔

روٹی کھانے کے بعد تمام مردوزن مذہبی مقام ''جسٹک خان'' کے سامنے سے گزر کر ایک مخصوص میدان میں آتے ہیں جہاں خواتین ڈھول کی تاپ پر ناچتی اور گاتی ہیں۔ مرد حضرات اور وادی میں آنے والے سیاح اردگرد بیٹھ کر یہ منظر دیکھتے اور داد دیتے ہیں۔ یہ عمل شام ڈھلے تک جاری رہتا ہے پھر جیسے ہی سورج نیچے اترنا شروع کرتا ہے یہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔

چلم جوش کا آخری دن نہایت اہم ہوتا ہے۔ سہ پہر کو جب کیلاش قوم ایک میدان میں جمع ہوتی ہے تو تمام خواتین خواہ کسی بھی عمر کی ہوں پھر سے ناچنا اور گانا شروع کر دیتی ہیں۔ باقی لوگ نظارہ کرتے ہوئے اردگرد کھڑے ہو جاتے ہیں۔اس وقت کچھ مذہبی پیشوا ایک مقام پر اکھٹے ہو کر ہاتھوں میں پودوں کی سبز شاخ اٹھائے ہوئے میدان کی طرف آتے ہیں۔تمام خواتین ان کو سلامی پیش کرتی ہیں۔

اب وہ آخری مرحلہ آتا ہے جو بلکہ منفرد ہے۔ یہ موقع محبت کا سر عام اظہار ہے۔ایک دوسرے سے محبت کرنے والا لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں،ایک دوسرے کا ہاتھ تھامتے ہیں اور شادی کا اعلان کرتے ہیں۔ چند ہی لمحوں میں میدان شادی کے خواہش مند نوجوان جوڑوں سے بھر جاتا ہے۔لوگ خوشی کا اظہار کرتے ہیں، ہنستے ہیں، چیختے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔

تمام جوڑوں کے میدان سے نکلنے کے بعد شرکاء باری باری ان جوڑوں کے گھروں میں جا کر مبارک باد دیتے ہیں اور یوں وادی میں بہار کا افتتاح ہوتا ہے۔کیلاشوں میں تقریباً ہر شادی محبت اور ہم خیالی کا آئینہ دار ہوتا ہے اور یہ یہاں کی ایک خوبصورت داستان بھی ہے۔